بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید میلاد النبی ﷺ منانے والوں کے

12/ مشہور و معروف باتوں کا جواب

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی
بنی پٹی۔مدھوبنی۔بہار

الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم،اما بعد:

برادران اسلام !

جیسا کہ ہم سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ربیع الاول کا مہینہ شروع ہوچکا ہے اور میلاد منانے والے لوگ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں اور قرآن وحدیث کے نام پر جھوٹ بول کر لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ میلاد منانا یہ سب سے بڑی نیکی اور محبت رسول ﷺ کی علامت ہے اور جو لوگ میلاد نہیں مناتے ہیں تو ایسے لوگ گستاخ رسول ہیں تو آیئے آج کے خطبۂ جمعہ کے اندر ہم آپ کو انہیں باتوں اور دلیلوں کی حقیقت کو واضح کرتے ہیں جو اکثر و بیشتر سماج ومعاشرے میں سننے میں آتی ہیں،تو آیئے سب سے پہلے ہم آپ کو یہ بتاتے ہیں کہ کیا ماہ ربیع الاول کی کچھ فضیلت ثابت ہے؟ماہ ربیع الاول کے بارے میں کچھ باتیں جاننی بہت ضروری ہے کیونکہ ماہ ربیع الاول کے شروع ہوتے ہی محبت رسول کے نام پر سڑکوں اور گلیوں کو سجائی جاتی ہے،مسجدوں اور گھروں پر قمقمے اور جھنڈے نصب کئے جاتے ہیں اور بازاروں میں یہ گہما گہمی ہونے لگتی ہے کہ سب سے بڑی عید آنے والی ہے،جب کہ یہ نہ تو عید ہے اور نہ ہی یہ اسلام کا حصہ ہے بلکہ آپ کو یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ دین اسلام کا کوئی ایک نیک عمل بھی نہ تو ربیع الاول کے مہینے میں ثابت ہے اور نہ ہی 12/9 ربیع الاول کی تاریخ کے بارے میں کچھ ثابت ہے اب دیکھئے کہ :

1۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر آپ ﷺ رمضان کے مہینے میں رسول بنائے گئے !

2۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر قرآن کریم کے نزول کا آغاز رمضان کے مہینے میں ہوا! (البقرۃ:185)

3۔ آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر قرآن مجید میں صرف رمضان مہینے کا نام مذکور ہوا! (البقرۃ:185)

4۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر روزے رمضان کے مہینے میں رکھنے کا حکم ہوا! (البقرۃ:185)

5۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر آپ ﷺ نے رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنے والوں کو حج کے برابر ثواب ملنے کی بشارت دی یا پھر اپنے ساتھ حج کرنے کے جیسا قرار دیا! (مسلم:1256)

6۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر ساری فضیلتیں رمضان کے مہینے کو ملی۔

7۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر یہ حرمت والے مہینوں میں سے بھی نہیں ہے! (بخاری:2958)

8۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر حج وقربانی جیسے عظیم عبادت کے لئے ذی الحجہ کا مہینہ مقرر ہوا!

9۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر آپ نے اپنی زندگی میں ایک بھی عمرہ اس مہینے میں ادا نہ کیا! (بخاری:1654، مسلم:1253)

10۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر آپ نے محرم کے مہینے کو اللہ کا مہینہ قرار دیا! (مسلم:1163)

11۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر آپ نے خود نفلی روزہ رکھنے کے لئے محرم کے مہینے کو افضل مہینہ قرار دیا! (مسلم:1163)

12۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر ہجری سال کا آغاز مقدس ہستیوں نے محرم کے مہینے سے کیا۔

13۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر خود آپ ﷺ اس مہینے کو چھوڑ کر شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزہ رکھتے تھے۔ (بخاری:1969، مسلم:1156)

14۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر نامۂ اعمال شعبان کے مہینے میں اٹھائے جاتے ہیں۔ (صحیح النسائی للألبانی:2221)

15۔آپ ﷺ کی ولادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی مگر رب ذوالجلال والاکرام نے مسلمانوں کے عیدین کے لئے شوال اور ذی الحجہ کے مہینے کو منتخب کیا۔

16۔آپ ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی مگر اللہ نے فضیلت جمعہ کے دن کو عطا کیا۔

17۔آپ ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی مگر فضیلت عرفہ کے دن کو ملی۔

18۔آپ ﷺ کی ولادت 12/9 ربیع الاول کی تاریخ کو ہوئی مگر قربانی 10 ذی الحجہ کو مشروع کی گئی۔

19۔آپ ﷺ کی ولادت 12/9 ربیع الاول کی تاریخ کو ہوئی مگر نفلی روزے رکھنے کا جو اجر و ثواب بیان ہوا وہ 9 ذی الحجہ ہے یا پھر 9 اور 10 محرم ہے۔(مسلم:1162)

20۔آپ ﷺ کی ولادت 12/9 ربیع الاول کی تاریخ کو ہوئی مگر آپ ﷺ خود ہر مہینے کم سے کم قمری تاریخ کے حساب سے 15/14/13 یعنی ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔(نسائی:2347،الصحیحۃ للالبانیؒ:580)

21۔آپ ﷺ کی ولادت 12/9 ربیع الاول کی تاریخ کو ہوئی مگر تمام فضیلتیں رمضان کے آخری عشرے اور عشرۂ ذی الحجہ کو ملی۔(القدر:3،ترمذی:757)

22۔آپ ﷺ کی ولادت 12/9 ربیع الاول کی تاریخ کو ہوئی مگر رب العالمین نے مسلمانوں کو جو دو عیدیں عطا کی وہ بھی ان تاریخ میں سے نہیں ہے!

الغرض دین اسلام کی کسی بھی قسم کی کوئی بھی عبادت اس مہینے میں مقرر نہیں ہے کیا عقل و خرد رکھنے والوں کے لئے بس اتنی سی بات کافی نہیں ہے کہ میلاد منانا اسلام میں ناجائز ہی نہیں ہے بلکہ اس کا اسلام سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے،

''اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّھٰی ''یقینا اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔(طہٰ:54) ساری تفصیلات کو سننے اور پڑھنے کے بعد یہ میلاد منانے والے لوگ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ وہ کہاں کھڑے ہیں اور کدھر جا رہے ہیں؟ سنت کی راہ پر یا پھر بدعت کی راہ پر!

1۔میلاد منانا محبت رسول کی علامت ہے؟

برادران اسلام!

میلاد منانے والے حضرات یہ بڑے ہی زور و شور سے کہتے ہیں کہ میلاد منانا یہ محبت رسول ﷺ کی علامت ہے اور جو میلاد نہیں مناتا وہ منافق ہے اور ایسے لوگ گستاخ رسول ہیں۔نعوذ باللہ۔تو آیئے دیکھتے ہیں کہ اس بات میں کتنا دم ہے اور اس بات کی کیا حقیقت ہے؟ تو دیکھئے میرے دوستو اگر میلاد منانا یہ محبت رسول ﷺ ہوتا تو اس نشانی اور علامت کو سب سے پہلے وہ لوگ انجام دیتے جن سے زیادہ اس کائنات میں کوئی بھی انسان آپ ﷺ سے محبت نہیں کرسکتا ہے! اگر میلاد نہیں منانا گستاخیِ رسول ہیں تو پھر آپ اس بات کا کیا نام دیں گے کہ:

خلیفۂ اول سیدنا ابوبکرؓ نے دو سال دو مہینے حکومت کی مگر کبھی بھی انہوں نے میلاد نہیں منایا اور نہ ہی جلوس نکالا۔

خلیفۂ ثانی سیدنا عمر بن خطابؓ نے دس سال چھ مہینے حکومت کی مگر انہوں نے کبھی میلاد نہیں منایا اور نہ ہی جلوس نکالا۔

خلیفۂ ثالث سیدنا عثمان غنیؓ نے گیارہ سال اور گیارہ مہینے حکومت کی مگر انہوں نے کبھی بھی میلاد نہیں منایا اور نہ ہی جلوس نکالا۔

خلیفۂ رابع سیدنا علی المرتضیؓ نے تقریبا چار سال اور آٹھ مہینے حکومت کی مگر انہوں نے بھی کبھی بھی میلاد نہیں منایا اور نہ ہی جلوس نکالا۔

کاتب وحی سیدنا امیر معاویہؓ نے کم وبیش بیس سال حکومت کی مگر انہوں نے بھی کبھی بھی نہ تو میلاد منایا اور نہ ہی جلوس نکالا۔ یہ تو چند نام ہیں ورنہ کسی بھی صحابی اور تابعی یا پھر تبع تابعی سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے زندگی میں کبھی بھی اس طرح کی کوئی حرکت کی ہو بلکہ خیر القرون کے ادوار میں بھی اس کا کہیں ثبوت نہیں ملتا ہے کہ کسی نے بھی میلاد منائی ہو، در حقیقت اس کی ایجاد تو چھٹی صدی ہجری میں کی گئی ہے اور اس کا موجد اول ابو سعید مظفر الدین اربل کا بادشاہ تھا جس کی وفات: 630ھ میں ہوئی اور اس کے جائز ہونے کا فتوی سب سے پہلے ابن دحیہ کلبی نے دیا تھا جس کی وفات سن 633ھ میں ہوئی تھی جس سے خوش ہو کر کے بادشاہ نے اس کو ایک ہزار اشرفیاں دی تھی۔

برادران اسلام! ذرا سوچئے کہ یہ جملہ "میلاد نہ منانے والے گستاخ رسول ہیں" کتنا خطرناک ہے کہ اس جملے کی زد میں تمام کے تمام صحابہؓ کرام آ جاتے ہیں کیونکہ یہ کام کسی بھی صحابی سے ثابت نہیں ہے! جب یہ کام کسی بھی صحابی سے ثابت نہیں تو پھر یہ چیز نہ تو محبت رسول کی علامت ہے اور نہ ہی یہ چیز دین کا حصہ ہے کیونکہ جو کام صحابہ نے نہ کیا وہ دین کا حصہ کبھی نہیں ہو سکتا ہے گرچہ لوگ اسے دین سمجھے یا پھر بہت بڑی نیکی سمجھے کیونکہ اس دین کو بلا فاصلہ (ڈائریکٹ) لینے اور امت کو دینے والے وہی تو ہیں، صحابہ ہی دین حق کے خشتِ اول ہیں کیونکہ قرآن ان کے سامنے میں نازل ہوا، اور قرآن کی تفسیر نبی کریم ﷺ نے انہیں ہی سکھائی، دین کی کوئی ایسی بات نہ تھی جو انہیں نبی کریم ﷺ نے نہ بتلائی ہوا اور وہ سب تا دم حیات اسی دین پر استقامت کے ساتھ خود بھی گامزن رہے اور امت کو بھی اسی کی تلقین کی کہ دین وہی ہے جو قرآن وسنت سے ثابت ہو اس کے ماسوا سب فضول وواہیات اور زیغ وضلال ہے، دین اسلام کے شجر کو انہوں نے اپنے خون سے آبیاری کی، دین اسلام کے سربلندی کے لئے وہ ہمیشہ اپنے تن من دھن سے لگے رہے، حالی نے ان کے اسی صفت کی کیا ہی خوب ترجمانی کی ہے:

بہار اب جو دنیا میں آئی ہوئی ہے
یہ سب پودا ان ہی کی لگائی ہوئی ہے

انہیں سب خوبیوں کی وجہ سے قرآن ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ یہ صحابہ ہی معیار ہدایت اور معیار حق ہیں جیسا کہ رب العزت کا فرمان ہے "فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ" اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں اور اگر منہ موڑیں تو وہ صریح اختلاف میں ہیں۔ (البقرۃ: 137) اسی طرح سے رب ذوالجلال والاکرام نے تا قیامت آنے والی تمام نسلوں کو اور بالخصوص مسلمانوں کو ان کے نقش قدم کی پیروی کرنے کا صرف حکم ہی نہیں دیا بلکہ ان کی پگڈنڈی اور ڈگر سے بھٹکنے پر بھیانک انجام سے بھی باخبر کر دیا جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: " وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا " جو شخص راہ ہدایت واضح ہو جانے کے باوجود بھی رسول ﷺ کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں (صحابہ) کی راہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ کو اختیار کرے تو ہم اسے اسی طرف متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا ہوگا اور دوزخ میں ڈال دیں گے جو بہت ہی بری جگہ

ہے۔(النساء: 115) آپ ﷺ نے بھی اپنی امت کو اسی بات کی تعلیم دی کہ زمانہ جیسے جیسے گذرتا جائے گا ویسے ویسے لوگ اختلاف میں پڑ کر زیغ وضلال کے راستوں پر چلنا شروع کردیں گے مگر تم کسی بھی حال میں صحابہ کے راستے کو نہ چھوڑنا ورنہ ہلاک وبرباد ہو جاؤ گے جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: '' فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ '' عنقریب تم میری امت میں بہت زیادہ اختلاف دیکھو گے ایسی صورت میں تم میری سنت اور میرے ان خلفاء کی سنت کو لازم پکڑنا جو ہدایت یافتہ اور نیک وصالح ہوں گے، تم اسے مضبوطی سے تھام لینا اور ہاتھ سے نکلنے نہ دینا، اور دین میں ہر طرح کے بدعات کو ایجاد کرنے سے بچنا کیونکہ ہر بدعت گمراہیت کے طرف لے جاتی ہے اور بالآخر گمراہی کا انجام جہنم ہی ہے۔(ابوداؤد: 6407 صحیح الألبانی)

محترم قارئین!

صحابہ نے بھی امت مسلمہ کو اسی بات کی تلقین کی کہ تم وہی کرنا جو صحابہ نے کیا اور جو انہوں نے نہ کیا اس کے قریب بھی نہ جانا جیسا کہ حذیفہ بن یمانؓ نے کہا کہ: '' كُلُّ عِبَادَةٍ لَمْ يَتَعَبَّدْهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَلَا تَعْبُدُوْهَا '' یعنی ہر وہ عبادت جو صحابۂ کرام نے نہ کیا تم بھی اسے عبادت سمجھ کر نہ کیا کرو، اسی طرح سے ابن مسعودؓ نے کہا کہ: '' اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا فَقَدْ كُفِيْتُمْ عَلَيْكُمْ بِالْأَمْرِ الْعَتِيْقِ '' یعنی تم قرآن وسنت کی پیروی کیا کرو اور دین میں نئے نئے کاموں کو ایجاد نہ کیا کرو کیونکہ تمہیں اس سے بچالیا گیا ہے اور تم اسی چیز کو لازم پکڑو جو پہلے سے موجود تھا۔(حجۃ النبی ﷺ: ص100)

اب ذرا سوچئے اور فیصلہ خود کیجئے کہ جب ان چاروں خلفاء نے نہ کیا اور نہ ہی کسی صحابیٔ رسول نے اس کام کو انجام دیا تو پھر یہ دین کا حصہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اور یہ محبت کی علامت کیسے ہو سکتی ہے! یہ میلاد منانا نہ تو اچھا کام ہے اور نہ ہی نیکی کا کام ہے گرچہ ساری دنیا اسے اچھا سمجھے اور نیکی کا کام سمجھے! جیسا کہ اس بات کی وضاحت صحابیٔ رسول ابن عمرؓ نے خود بیان کردی ہے کہ '' كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَإِنْ رَآهَا النَّاسُ حَسَنَةً '' ہر بدعت گمراہی ہے گرچہ لوگ اسے اچھا ہی سمجھے۔(موسوعۃ الألبانی فی العقیدۃ: 99/2) اسی لئے اے مسلمانو! صحابہ کے نقش قدم کی پیروی کرو، انہیں کے راہ پر چلو کیونکہ انہیں کی راہ سیدھے جنت کو جاتی ہے اور جس پر چلنے والا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا۔

2۔ابولہب نے میلاد منایا تھا جس کی وجہ سے اس کے عذاب میں تخفیف کردی گئی

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو!

میلاد منانے والے حضرات بخاری کے نام پر لوگوں کو دھوکا دیتے ہوئے جشن میلاد النبی ﷺ کو ثابت کرنے کے لیے اہل بدعت ایک مرسل ومنقطع روایت جو کہ خواب پر مشتمل ہے اس کا سہارا لیتے ہیں کہ ابولہب نے ثویبہ کو آپ ﷺ کی پیدائش

کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا، جس کی وجہ سے ابولہب کے عذاب میں تخفیف بھی ہو گئی تھی تو جب ایک کافر کی یہ شان ہوئی تو ایک مسلمان کی جو میلاد منائے گا اس کی کیا شان ہو گی، تو آیئے اس بات کی حقیقت کو بھی سمجھتے ہیں!

1۔ اس سلسلے میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ روایت مرسل اور منقطع ہے جو لائق حجت نہیں اور عروہؒ نے یہ بیان نہیں کیا کہ یہ خواب کس نے دیکھا تھا اور امام بخاریؒ نے اس کی سند ہی نہیں بیان کی ہے۔

2۔ دوسری بات یہ کہ بالفرض اگر یہ مان لیتے ہیں کہ یہ خواب سیدنا عباسؓ نے دیکھا تھا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے جو بات آج کل کے لوگوں کو سمجھ میں آئی ہے وہی بات حضرت عباسؓ کو کیوں نہ سمجھ میں آئی؟ اگر اس واقعے سے میلاد منانا ثابت ہوتا تو سب سے پہلے سیدنا عباسؓ مناتے مگر ایسی کوئی ثبوت نہیں ہے کہ انہوں نے یا پھر کسی صحابی نے ایسا کیا ہو؟

3۔ تیسری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ یہ خواب حضرت عباسؓ کے قبول اسلام سے پہلے کا ہے اور اس خواب کا کوئی اعتبار نہیں کیوں کہ یہ مرسل و منقطع روایت ہے۔

4۔ چوتھی بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ اگر اس واقعے کو صحیح مان لیا جائے تو اس واقعے سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ جو آپ ﷺ کی پیدائش پر خوشی منائے گا وہ واصل جہنم ہو گا، کیونکہ ابولہب میلاد منا کر کے بھی جہنم میں داخل ہوا۔

5۔ پانچویں بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ آپ ﷺ کے قول و فعل کو تسلیم نہ کرکے صرف میلاد منانا ابولہب کا طریقہ ہے کیونکہ ابولہب نے ایمان کو قبول نہ کرکے صرف میلاد منایا تھا! اور آپ ﷺ کے قول و فعل کو اپناتے ہوئے میلاد نہ منانا یہ صحابہ کے نقش قدم کی پیروی و اتباع ہے! اب جس کی جو مرضی اس کو اختیار کرے!

6۔ چھٹی بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ کسی کے خواب سے شریعت کا کوئی مسئلہ ثابت نہیں ہوتا ہے اور اگر اہل بدعت خواب کو حجت مانتے ہیں تو پھر برائے مہربانی دو خواب کو بھی سچ مان کر اسی کے مطابق فیصلہ کریں ان دو خوابوں کو بھی حجت مان لیں:

1۔ سب سے پہلا خواب جو میں آپ کو سنانے جا رہا ہوں یہ تاریخ بغداد جلد 13/ صفحہ نمبر 403 کے اندر مذکور ہے کہ امام محمد بن حمادؒ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ! ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے کلام کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ کیا میں ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کے کلام کو دیکھوں اور پڑھوں اور اس پر عمل کروں؟ تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ نہیں، نہیں نہیں، پھر میں نے کہا کہ کیا میں آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب کی حدیث دیکھ کر اس پر عمل کروں تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا ہاں، ہاں، ہاں، پھر میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے کوئی دعا سکھا دیں تاکہ میں اس کے ذریعے دعا کرتا رہوں تو آپ ﷺ نے مجھے دعا بھی سکھائی لیکن جب میں بیدار ہوا تو وہ دعا بھول گیا۔ (تاریخ بغداد: 48، جلد 403/13، مُحَمَّد بن حماد، يقول: رأيت النبي، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في المنام، فقلت: يا رسول الله، ما تقول في النظر في كلام أبي حنيفة وأصحابه، أنظر فيها وأعمل عليه؟ قال: لا، لا، لا، ثلاث مرات، قلت: فما تقول في النظر في حديثك وحديث أصحابك؟ أنظر فيها وأعمل

عليها؟ قال: نعم، نعم، نعم، ثلاث مرات، ثم قلت: يا رسول الله، علمني دعاء أدعو به، فعلمني دعاء، وقاله لي ثلاث مرات، فلما استيقظت نسيته-) اگر ابولہب کے خواب سے میلاد منایا جاسکتا ہے تو اس خواب سے یہ بھی مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی تقلید نہیں کرنی چاہئے کیونکہ ان کی بات ماننے سے آپ ﷺ نے محمد بن حماد کو خواب میں روکا ہے۔

2۔آیئے میں آپ سب کو ایک اور خواب سناتا ہوں علامہ محمد بن محمد شہاب حنفی صاحب فتاوی بزازیہ نے اپنی کتاب مناقب الامام الاعظم جلد 33/1 پر امام ابوحنیفہؒ کا یہ خواب نقل کیا ہے کہ انہوں نے خواب میں یہ دیکھا کہ امام ابوحنیفہؒ نے نبی کریم ﷺ کی قبر کو کھودا اور آپ ﷺ کی ہڈیوں کو سینے تک اکٹھا کرلیا۔ (جشن عید میلاد النبی ﷺ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں:134)

ذرا غور سے سنئے کہ اگر کسی کا خواب حجت ہے تو پھر اس خواب سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں صحیح سالم نہیں ہیں کیونکہ امام ابوحنیفہؒ نے خواب میں آپ ﷺ کی ہڈیوں کو جمع کیا تھا! تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا میلاد منانے والے حضرات یہ عقیدہ مانیں گے کہ آپ ﷺ اپنی قبر میں صحیح سالم نہیں ہیں؟؟؟

7۔ساتویں بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ اس واقعے میں کتنی سچائی ہے اس کا اعلان قرآن نے ببانگ دہل برسوں پہلے کردیا ہے کہ جو بھی اہل کفار ومشرکین ہیں ان کی نیکیوں کا فائدہ آخرت میں کچھ نہیں ملے گا جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: '' وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا ''اور انہوں نے جو بھی اعمال کئے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انہیں پراگندہ ذروں کی طرح کردیا-(الفرقان:23) اب آپ ہی ہمیں بتائیں کہ ہم قرآن کی مانیں یا پھر آج کل کے لوگوں کی۔

8۔آٹھویں اور سب سے آخری بات اس سلسلے میں یہ ہے اس واقعے کا جھوٹا ہونا یہ قرآن سے ثابت ہوتا ہے،اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ کیسے؟ تو دیکھئے اس واقعے کے اندر یہ بات مذکور ہے کہ ولادت نبوی کی پیدائش کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے ابولہب کو جہنم میں تھوڑا سا پانی پلادیا جاتا ہے، جب کہ قرآن یہ اعلان کررہا ہے کہ جہنم میں کافروں کو ایک لحظہ کے لئے نہ تو ٹھنڈا پانی ملے گا اور نہ ہی راحت وسکون جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے'' لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ، إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا '' جہنمی جہنم کے اندر نہ تو کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ پائیں گے اور نہ ہی انہیں کچھ پینے کو ملے گا، سوائے گرم پانی اور بہتی پیپ کے (سوا کچھ جہنمیوں کو نہیں ملے گا) (النبا:24-23) اور جب جہنمیوں کو یہ خون وپیپ ملے گا تو کیا ہوگا نہ تو اس سے بھوک مٹے گی اور نہ ہی پیاس جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے'' لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ '' جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک مٹائے گا۔(الغاشیہ:6) اب ذرا سوچئے کہ اللہ نے یہ کہا کہ جہنمی کو ایک لحظے کے لئے راحت نہیں ملے گی اور نہ ہی ٹھنڈا پانی ملے گا اور اس واقعے کے اندر یہ لکھا ہے کہ ابوجہل کو ٹھنڈا پانی ملتا ہے، جب کہ یہ بات قرآن کے خلاف ہے اور جو بات قرآن کے خلاف ہو اس کے جھوٹ ہونے میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں ہے۔بڑی حیرت کی بات ہے کہ جسے قرآن نے گستاخ رسول و

ملعون اور جہنمی قرار دیتے ہوئے یہ کہا کہ " سَيَصْلٰى نَاراً ذَاتَ لَهَبٍ " وہ عنقریب بھڑکنے والی آگ میں جائے گا۔ (تبت: 3) اسے میلادی بھائی اپنے مسلک کی تائید میں جہنم میں بھی آرام وسکون پہنچانا چاہتے ہیں!!

3۔ میلاد منانے میں برائی کیا ہے؟ ہم تو نبی ﷺ کا ذکر خیر کرتے ہیں؟

میلاد منانے والے حضرات اکثر وبیشتر یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ میلاد منانے میں غلط کیا ہے؟ برائی کیا ہے؟ ہم تو مناقب وفضائل رسول ﷺ بیان کرتے ہیں؟ درود کی محفلیں سجاتے ہیں؟ تو کیا یہ سب کرنا غلط اور گناہ ہے؟ تو اس کا جواب سنئے دراصل اس طرح کے جملوں سے عوام کو دھوکا دیا جاتا ہے اور لوگوں کے دینی جذبوں سے فائدہ اٹھا کر انہیں بیوقوف بنایا جاتا ہے، سن لیجئے اور اچھی طرح سے یاد رکھ لیجئے کہ ہر وہ کام جو نبی ﷺ کے بتائے ہوئے قول وفعل سے ثابت نہ ہو وہ مردود ہے گرچہ وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو! جو نبی اور صحابہ سے ثابت نہیں اس کا کرنا گناہ ہے گرچہ ساری دنیا اس کی تعریف کرے اور اسے اچھا کہے! جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ کرنے میں کیا حرج ہے؟ کیا گناہ ہے؟ ایسے لوگوں کو میں سب سے پہلے ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں جس کے اندر اسی بات کا ذکر ہے کہ کچھ صحابۂ کرام نے بہت ہی زیادہ نیکی کرنے کا ارادہ کیا اور نماز وروزے کو اختیار کرنے کی بات کہی تھی مگر حبیب کائنات ﷺ نے انہیں کیا کہا تھا ذرا سنئے، سیدنا انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ تین صحابۂ کرامؓ (سیدنا علیؓ، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ اور سیدنا عثمان بن مظعونؓ) امہات المومنین والمومنات میں سے کسی کے پاس گئے اور ان سے آپ ﷺ کی عبادتوں اور ریاضتوں کے بارے میں پوچھا تو جب انہیں آپ ﷺ کی عبادتوں وریاضتوں کے بارے میں بتائی گئی تو انہوں نے اسے کم سمجھا اور حیران وپریشان ہو کر کہا کہ ہم کہاں اور آپ ﷺ کہاں " وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ " ہمارا آپ ﷺ سے کیا مقابلہ! آپ کی تو تمام اگلی وپچھلی لغزشوں کو معاف کردیا گیا ہے (جب آپ ﷺ اتنی زیادہ عبادت وبندگی کرتے ہیں تو ہمیں کتنی کرنی چاہئے) یہ کہہ کر ان میں سے ایک نے کہا کہ " أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا " اب سے میں تو رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا اور کبھی نہیں سوؤں گا اور دوسرے نے کہا کہ " أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلاَ أُفْطِرُ " اب سے میں بھی ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور کبھی افطار نہیں کروں گا، اب تیسرے صحابی نے کہا کہ " أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلاَ أَتَزَوَّجُ أَبَدًا " میں عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں اور کبھی نکاح وغیرہ کے جھمیلے میں نہیں پڑوں گا، اور کسی نے یہ بھی کہا تھا کہ " لَا آكُلُ اللَّحْمَ " اب سے میں گوشت وغیرہ بھی نہیں کھاؤں گا، ذرا غور سے سنتے جانا میرے دوستو کہ ان صحابۂ کرام نے کتنا اچھا اور نیکی کا ارادہ کیا مگر ذرا یہ بھی یاد رکھ کر جانا کہ جب آپ ﷺ کو اس بات کی جانکاری دی گئی کہ انہوں نے ایسا اور ایسا کہا ہے تو آپ ﷺ نے کیا کہا تھا! جب آپ ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے انہیں بلایا اور پوچھا کہ کیا تمہیں لوگوں نے ایسا اور ایسا کہا ہے اور پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس طرح کی باتیں کہتے اور سوچتے ہیں، اے لوگو سن لو " أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ

لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّساءَ" خبردار! اللہ کی قسم! میں تم سب سے کہیں زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں، میں تم سب سے کہیں زیادہ متقی وپرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نمازیں بھی پڑھتا ہوں اور راتوں میں سوتا بھی ہوں اور میں نے نکاح بھی کر رکھے ہیں اسی لئے یہ بات یاد رکھ لو!" فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي "جو میرے طریقے سے ہٹا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔(بخاری:5063، مسلم:1401) دیکھا اور سنا آپ نے کتنا اچھا اور نیکی کا ارادہ انہوں نے کیا تھا مگر آپ ﷺ نے انہیں کتنا سخت ڈرایا اور دھمکایا کہ اگر میرے راستے سے ہٹو گے تو پھر کہیں کے نہیں رہو گے، پتہ یہ چلا کہ کوئی کام کتنا اچھا اور نیک ہی کیوں نہ ہو اگر اس پر مدینے والے کا فرمان نہیں تو وہ مردود اور باعث عذاب ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ میلاد منانا تو بہت اچھا کام ہے، نیکی کا کام ہے تو ایسے لوگوں کو میں ایک اور حدیث سنا دینا چاہتا ہوں تاکہ حق واضح ہو جائے، سنن دارمی حدیث نمبر 210 کی یہ روایت ہے اور اس حدیث کو علامہ البانیؒ نے صحیح کہا ہے حضرت عمرو بن سلمہ ہمدانیؒ کہتے ہیں ہم اکثر وبیشتر فجر کی نماز سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے دروازے پر بیٹھ جایا کرتے اور پھر ان کے ساتھ ہی مسجد کی طرف نکلا کرتے تھے، ایک دن ایسا ہوا کہ سیدنا ابو موسی اشعریؓ آئے اور وہ بھی ابن مسعودؓ کے انتظار میں بیٹھ گئے جیسے ہی ابن مسعودؓ اپنے گھر سے نکلے تو ان سے ابو موسی اشعریؓ نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن "إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ آنِفًا أَمْرًا أَنْكَرْتُهُ وَلَمْ أَرَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا خَيْرًا "میں نے مسجد میں ابھی ابھی ایک کام دیکھا ہے جو مجھے برا معلوم ہو رہا ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ میں نے اچھا اور بہتر ہی دیکھا ہے، حضرت ابن مسعودؓ نے پوچھا کہ ویسا آپ نے کیا دیکھا ہے؟ تو ابو موسی اشعریؓ نے کہا کہ میں نے یہ دیکھا کہ کچھ لوگ ہیں جو حلقوں کی شکل میں مسجد میں بیٹھے نماز کا انتظار کر رہے ہیں، اور ہر حلقے میں ایک آدمی ہے جس کے ہاتھ میں کنکریاں ہیں اور وہ لوگوں کو کہتا ہے کہ 100 سو بار اللہ اکبر پڑھو تو لوگ 100 سو بار اللہ اکبر پڑھتے ہیں، پھر وہ کہتا ہے کہ 100 سو بار لاالہ الا اللہ پڑھو تو وہ لوگ 100 سو بار لاالہ الا اللہ پڑھتے ہیں، پھر وہ کہتا ہے کہ 100 سو بار سبحان اللہ پڑھو تو وہ لوگ 100 سو بار سبحان اللہ پڑھتے ہیں، یہ سن کر ابن مسعودؓ نے ابو موسی اشعریؓ سے پوچھا کہ آپ نے انہیں کچھ کہا نہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کے رائے کا انتظار کرتے ہوئے انہیں کچھ نہیں کہا، تو ابن مسعودؓ نے کہا کہ آپ انہیں اس بات کو حکم دیتے کہ وہ (اس طرح سے نیکیوں کو شمار نہ کرکے) اپنے گناہوں کا شمار کریں اور آپ انہیں اس بات کی ضمانت دیتے کہ تمہاری نیکیوں میں سے کوئی نیکی ضائع نہیں ہوگی، بہر حال جب سب کے سب مسجد میں پہنچے تو انہوں نے بھی لوگوں کو ویسا ہی کرتے ہوئے پایا تو ابن مسعودؓ نے پوچھا کہ " مَا هَذَا الَّذِي أَرَاكُمْ تَصْنَعُونَ " یہ تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! ہم ان کنکریوں کے ساتھ اللہ اکبر، لاالہ الا اللہ اور سبحان اللہ کو شمار کر رہے ہیں، یہ سن کر ابن مسعودؓ نے ان سے کہا کہ ایسا کرنے کے بجائے تم سب اپنی برائیوں کو شمار کرو اور میں تمہیں اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں کہ تمہاری کوئی نیکی ضائع نہیں ہوگی، پھر ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ " وَيْحَكُمْ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَسْرَعَ هَلَكَتَكُمْ

هَؤُلَاءِ صَحَابَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَهَذِهِ ثِيَابُهُ لَمْ تَبْلَ وَآنِيَتُهُ لَمْ تُكْسَرْ "افسوس ہے تم پر اے امت محمدیہ! تم کتنی جلدی ہلاکت وبربادی کے طرف چل دئے، ابھی تو تمہارے درمیان بکثرت آپ ﷺ کے اصحاب موجود ہیں اور ابھی تو آپ ﷺ کے کپڑے بھی بوسیدہ نہیں ہوئے ہیں اور نہ ہی ابھی آپ ﷺ کا برتن ٹوٹا ہے، "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَعَلَى مِلَّةٍ هِيَ أَهْدَى مِنْ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُفْتَتِحُو بَابِ ضَلَالَةٍ "قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یا تو تم ایسے بدعت والے طریقے پر ہو جس میں محمد ﷺ کے طریقے سے زیادہ ہدایت ہے یا پھر تم نے گمراہی کا دروازہ کھولا ہے، ایسا سننے کے بعد ان لوگوں نے جواب دیا کہ" وَاللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ "اے ابو عبدالرحمٰن ہم نے تو بس خیر و بھلائی کا ہی ارادہ کیا تھا، ایسا سننے کے بعد جو ابن مسعودؓ جواب دیا وہ ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے انہوں نے کہا کہ "وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ" بہت سارے لوگ نیکی کا ارادہ تو کرتے اور رکھتے ہیں مگر انہیں نیکی حاصل نہیں ہوتی ہے۔۔۔(سنن دارمی:210، الصحیحۃ:2005) دیکھا اور سنا آپ نے کہ ایک نیکی کا کام ہو رہا تھا مگر وہ نیکی کا کام رسول ﷺ کے طریقے وسنت کے موافق نہیں تھا جس کی وجہ سے ہی ابن مسعودؓ نے انہیں کھرا کھوٹا سنایا اور کہا کہ یہ نیکی نہیں بلکہ گمراہی ہے، ذرا غور کیجئے کہ جب اس طرح سے کرنا نیکی نہیں ہے تو پھر جو چیز چھٹی صدی ہجری میں ایجاد کی گئی وہ نیکی اور اچھا کام کیسے ہو سکتا ہے۔

4۔ سوائے ابلیس کے سبھی تو جہاں میں خوشیاں منا رہے ہیں:

جو لوگ میلاد مناتے ہیں وہ لوگ ان دنوں میں یہ کہتے تھکتے نہیں ہیں کہ سوائے ابلیس کے سبھی تو جہاں میں خوشیاں منا رہے ہیں تو آیئے اس بات کی حقیقت کو بھی تھوڑا سمجھتے ہیں کہ خوشی کون مناتا ہے؟ دیکھئے میرے دوستو! ہم اور آپ دیکھتے ہیں کہ آج 12/ربیع الاول کے دن مسلمانوں کی اکثریت محبت رسول اور عشق رسول کے نام پر ہر وہ کام کرتی ہے جو ان کو پسند آتا ہے، جو ان کے نفس کو اچھا لگتا ہے، محبت رسول کے نام پر ناچ کیا جاتا ہے، محبت رسول کے نام پر میوزک کا استعمال کیا جاتا ہے، محبت رسول کے نام پر گلی کوچوں میں بینڈ باجوں کے ساتھ نوجوان یا رسول اللہ کہہ کر ناچتے اور ٹھمکے لگاتے ہیں اور خواتین اپنے اپنے بالکونیوں سے یہ تماشا دیکھ کر محظوظ ہوتی ہیں اور نوجوان جب ایسا منظر دیکھتے ہیں تو وہ کچھ اور ہی گل کھلاتے نظر آتے ہیں، محبت رسول کے نام پر مرد وخواتین کا بیباکانہ اختلاط ہوتا ہے، سیرت رسول اور محبت رسول کے نام پر اس طرح کی حرکتوں کو دیکھ کر کچھ دیر کے لئے شیطان کی پیشانی بھی احساس ندامت سے عرق آلود ہو جاتی ہوگی، نمازیں ہوتی رہتی ہیں میلاد کا جلوس ڈھول اور باجے کے ساتھ یہ نام نہاد عاشق رسول مساجد کے سامنے سے ناچتے گاتے گزرتے رہتے ہیں نہ نماز کی فکر اور نہ ہی اللہ کے گھر کا ادب واحترام اور نہ ہی دلوں میں اللہ کا ڈر وخوف، کیا اس طرح کے لوگ عاشق رسول ہو سکتے ہیں؟ جی نہیں! کبھی نہیں! ہر گز نہیں! شاید مسلمانوں کی انہیں حرکتوں کو دیکھ کر علامہ اقبال نے یہ کہا تھا کہ:

ہاتھ بے زور ہیں الحاد سے دل خوگر ہیں

امتی باعث رسوائی پیغمبر ہیں

اے مسلمانو! اگراللہ نے ذرہ برابر بھی عقل وشعور سے نوازا ہے توانصاف کے ساتھ ذراسوچو کہ کیاایک بے نمازی، ناچنے گانے والا، ڈاڑھی مونڈھا عاشق رسول ہوسکتاہے؟ شیطان نے مسلمانوں کو کہاں پرلا کر کھڑا کردیا کہ جس دن سیدالمرسلین اس دنیا سے رخصت ہوگئے اسی دن خوشی منارہے ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی تاریخ پیدائش میں تو بے حد اختلاف ہے کسی نے ایک، کسی نے دو، کسی نے 8/ کسی نے 9/ ، کسی نے 10/، کسی نے 11/، کسی نے 12/، کسی نے 17/، کسی نے 18/، کسی نے 22/ربیع الاول کہاہے بلکہ کسی نے تو10/ محرم بھی کہاہےاور کسی نے تورمضان کامہینہ بھی قراردیاہے اب بھلابتلاؤان میں سے کس کی بات صحیح؟ مگرتاریخ وفات میں توکسی کا بھی اختلاف نہیں سب نے بیک زبان کہاکہ 12/ربیع الاول ہی یوم وفات ہے، اب بھلا بتلاؤکہ یہ جشن کس خوشی میں ہے؟ یہ رنگ برنگے قمقمے کس خوشی میں؟ یہ نئے نئے کپڑے کس خوشی میں؟ یہ میلاد کی محفلیں کس خوشی میں؟ یہ ڈھول تاشے اور ناچ کس خوشی میں، آپ ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں یا پھر آپ ﷺ کے دنیا سے رخصت ہونے کے خوشی میں؟

اے 12/ربیع الاول کیسا دیا تو نے فراق

تاجدار دوجہاں دنیا سے جارہے ہیں

غمگین ہیں کون ومکاں فلک بھی اشکبار ہے

مگر ابلیس کے حواری بڑی دھوم سے خوشیاں منارہے ہیں

آج 12/ربیع الاول کو مسلمانوں کا یہ حال اورخوشی کی یہ کیفیت اور یہ عمل، اللہ کی پناہ!! اوراسی تاریخ کوان مدینہ والوں کا کیا حال بنا تھا ذرا وہ بھی سن لیں!

12/ربیع الاول کی تاریخ ہے نبی ﷺ کے مرض میں اضافہ ہوتا جارہاہے، باربار غشی طاری ہورہی ہے، سامنے پانی رکھا ہوا ہے باربار ہاتھ ڈالتے ہیں اپنے چہرۂ انور کو پوچھتے جاتے ہیں اورکہتے جاتے ہیں ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ‘‘ موت کے لئے سختیاں ہیں (بخاری:4449)

12/ربیع الاول کے دن آپ جس شدید کرب سے دوچار تھے اس کیفیت کو دیکھ کر بیٹی بھی بے چین ہوگئیں اورکہنے لگیں ’’ وَا كَرْبَ أَبَاهُ ‘‘ ہائے ابا جان کی تکلیف ومصیبت (بخاری:4462)

12/ربیع الاول کے دن تواس زہر نے بھی اپنااثر دکھانا شروع کردیا تھاجو آپ کو خیبر کے موقع سے کھلایا گیا تھاایسالگ رہا تھاکہ آپ کی شہ رگ کٹی جارہی۔ (بخاری:4428)

12/ربیع الاول کادن ہے سیدنا عمرہوش وحواس کھوبیٹھتے ہیں (بخاری:4454)

12/ربیع الاول کا دن ایک ایسا دن ہے، یہ ایک ایسی تاریخ ہے جس کے بارے میں خادم رسول ﷺ نے کہا کہ جس دن آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے اس دن مدینہ کی ہر چیز ہمارے لئے روشن ہو گئی تھی اور جس دن آپ کا انتقال ہوا اس دن ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ مدینہ کی ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا ہے۔(ابن ماجہ:1631 واسنادہ صحیح)

12/ربیع الاول کے دن ہمارے نبی ﷺ نے اتنی مصیبتیں اٹھائیں، تکلیفیں جھیلیں اور صحابہ کرام کے اوپر غم والم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے،ان کے محبوب ان سے جدا ہو گئے جس کی وجہ سے ان کے اوسان خطا ہو گئے،اور آج کے دن مسلمانوں کو خوشی کی سوجھی،پورے سال میں صرف آج ہی 12/ربیع الاول کے دن مسلمانوں کا عشق رسول نظر آتا ہے،اپنے رسول کے ساتھ گستاخانہ حرکتیں کی جارہی ہیں اس کی انہیں فکر نہیں بس فکر ہے تو میلاد کی کہ ہر سال دھوم سے مناؤ،ناچو گاؤ جھومو،کھاؤ پیو،موج و مستی کرو بس! یہی تو عشق رسول ہے،یہی تو دین ہے،نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔

5۔کیا اتنے سارے لوگ غلط ہیں؟

برادران اسلام!

میلاد کو ثابت کرنے کے لئے ایک اور بات کا سہارا لیتے ہوئے یہ کہہ کر لوگوں کو بیوقوف بنایا جاتا ہے کہ اگر یہ میلاد منانا غلط ہے تو پھر پوری دنیا کے مسلمان کیسے منا رہے ہیں؟کیا اتنے سارے لوگ غلط ہو سکتے ہیں؟اگر میلاد منانا غلط ہوتا تو اس طرح سے پوری دنیا میں یہ چیز نہیں منائی جاتی تھی؟جو لوگ میلاد منانے کے قائل ہیں وہ کثیر تعداد میں ہیں اور جو نہیں مناتے ہیں وہ تو بہت تھوڑے ہیں؟غرض کہ اکثریت واقلیت کی بات کہہ کر لوگوں کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ یہ میلاد منانا سنت ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ میلاد منانا اکثریت واقلیت سے ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے اس کے لئے تو دلیل کی ضرورت ہے،حق وباطل کا معیار لوگوں کی اکثریت واقلیت نہیں بلکہ دلائل وبراہین ہیں،ویسے اگر ہم اکثریت ہی کو معیار تسلیم کرلیں تو پھر قرآن ہمیں یہ تلقین کرتا ہے کہ اے لوگوں اکثریت کی بات اور اکثریت کے طور وطریقے کو کبھی نہ ماننا اور اکثریت کے راستے پر کبھی نہ چلنا کیونکہ اکثریت ہمیشہ گمراہ لوگوں کی ہوتی ہے،اگر آپ کو میری باتوں پر یقین نہ ہو تو پھر سورہ الانعام کی آیت نمبر 116 کی تلاوت کیجئے،فرمان باری تعالی ہے" وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ "اور دنیا میں زیادہ تر لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کردیں،وہ تو محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔(الانعام:116)ایک دوسری جگہ اللہ نے فرمایا کہ" وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ "اور بے شک اکثر لوگ اپنی خواہشات کے پیچھے پڑ کر بغیر علم کے گمراہ ہوتے ہیں۔(الانعام:119)یقینا قرآن نے جیسا کہا ہے آج ہم اپنی آنکھوں سے ویسا ہی دیکھتے ہیں کہ لوگوں کے پاس دلائل وبراہین تو نہیں ہوتے مگر اٹکل پچو،قیاسی باتیں اور جھوٹے قصے کہانیاں ضرور ہوتے ہیں،لوگوں کو جو اچھا لگتا ہے وہی دین سمجھ کر کرنے لگ

جاتے ہیں، ہمارے رب کافرمان کتنا سچ ہے کہ ”وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا “اوران میں سے اکثر لوگ صرف گمان پر چل رہے ہیں۔(یونس:36) میرے دوستو!قرآن مجید کے اندر جگہ جگہ پر رب العزت نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ ہر دور میں اکثر لوگ کفروشرک اور گمراہیت کے راستے پر ہوتے ہیں، کہیں پر اللہ نے کہاکہ ” وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ “اوران میں اکثر لوگ مسلمان نہ تھے۔(الشعراء:190) کہیں پر اللہ نے کہاکہ اکثر لوگ بے عقل ہوتے ہیں”بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ“ بلکہ ان میں اکثر بے عقل ہیں۔(العنکبوت:63) کہیں پر اللہ نے کہاکہ ”وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ “اور لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔(الروم:30) کہیں پر اللہ نے کہاکہ ”أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ “اکثر لوگ ایسے ہوتے ہیں جو سنتے نہیں ہے۔(حم السجدۃ:4) کہیں پر اللہ نے کہا کہ ” وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ “اور لیکن کثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔(النمل:73) کہیں پر اللہ نے کہاکہ ”وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ“اوراکثر لوگ ایمان رکھنے کے باوجود بھی مشرک ہوتے ہیں۔(یوسف:106) کہیں پر اللہ نے کہاکہ ” وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ “اور لیکن زیادہ تر لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔(الانعام:111) دیکھا اور سنا آپ نے کہ اکثریت ہمیشہ اورہر دور میں گمراہ لوگوں اور کم عقل ونادانوں ،مشرکوں وکافروں اور جاہل بے علموں جیسے لوگوں کی ہوتی ہےاور حق کواپنانے والے اورنیک لوگ ہرزمانے میں اقلیت ہی میں رہتے ہیں جیساکہ رب العالمین نے فرمایا” وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ“کہ میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔(سبا:13) پتہ یہ چلاکہ بدعات وخرافات اور شرک وکفر کو ہمیشہ اکثر لوگ اپناتے ہیں اوراس کے مقابل سنت وتوحید کو ہمیشہ بہت ہی کم لوگ اپناتے ہیں،لہٰذامیلادمنانے کے لئے یہ دلیل دیناکہ اس کو ساری دنیامیں منایاجاتاہے محض عبث وبیکار اورکج فہمی کی علامت ونشانی ہے۔

6۔ہمارے بڑے کرتے آئے ہیں اسی لئے ہم بھی کررہے ہیں!

برادران اسلام!

سماج ومعاشرے کے اندر اکثروبیشتر ہر بدعات وخرافات کو جائز قرار دینے اوراسے اجروثواب کاکام بتانے کے لئے ایک دلیل بہت ہی زور شور سے دیتے ہیں کہ یہ کام ہمارے بڑے کرتے آئے ہیں اسی لئے ہم بھی کررہے ہیں اوراس کو ہم کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتے ہیں،اگر یہ کام غلط ہے توپھر ہمارے بڑوں نے کیسے کیا؟کیاتم ہمارے بڑوں سے زیادہ جانتے ہو کیا؟فلاں فلاں بزرگ نے کیاتھا؟کیاتم ان سے زیادہ جانتے ہو؟جب انہوں نے کیاتوہم کیوں نہ کریں؟الغرض اس طرح کی اوٹ پٹانگ کی باتیں پھیلاکر عوام کوبدعات وخرافات کے دلدل میں پھنساکررکھنا چاہتے ہیں تاکہ وہ اپناالو سیدھا کرتے رہیں اوراس طرح سے ان کےبدعات وخرافات کی دوکانیں چلتی رہیں! میرے دوستو!آپ کو یہ جان کربڑی حیرانی ہوگی کہ ہرزمانے میں لوگ اپنے کفریہ وشرکیہ عقائد ونظریات اوربدعات وخرافات کو ثابت کرنے کے لئے یہی دلیلیں دیتے ہیں کہ ہمارے بڑوں نے کیاہے ہم

بھی کر رہے ہیں جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے" وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ" اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے، کیا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔ (المائدۃ:104) اسی طرح سے ایک دوسری جگہ رب نے کچھ یوں بیان فرمایا کہ" وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ "اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے، گو ان کے باپ دادے بے عقل اور گمراہ ہی کیوں نہ ہو۔ (البقرۃ:170)

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو!

کیا آپ جانتے ہیں کہ آج جو لوگ سنت کے مقابلے میں اپنے باپ دادوں کے طور وطریقے کو پیش کرتے ہیں یہی لوگ کل قیامت کے دن کیا کہیں گے؟ اگر نہیں جانتے ہیں تو پھر سنئے رب نے کیا ہی پیارا نقشہ کھینچا ہے، فرمان باری تعالی ہے" يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولا ، وَقالُوا رَبَّنا إِنَّا أَطَعْنا سادَتَنا وَكُبَراءَنا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلا ، رَبَّنا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْناً كَبِيراً" اس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے (حسرت وافسوس سے) کہیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالی اور رسول کی اطاعت (دنیا میں) کرتے، اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی مانی جنہوں نے ہمیں سیدھے راستے سے بھٹکا دیا، اے ہمارے پروردگار! تو انہیں دگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما۔ (الاحزاب: 66-68) دیکھا اور سنا آپ نے کہ آج جو لوگ اپنے بڑوں کو دلیل بناتے ہیں کل وہی لوگ ان کو دگنا عذاب دینے کی درخواست کریں گے اور دنیا میں اطاعت رسول ﷺ نہ کرنے پر افسوس کریں گے مگر تب افسوس کرنا کسی کے کچھ کام نہ آئے گا۔

7۔ منع کہاں ہے؟

میرے دوستو! بدعات وخرافات کو گلے لگا کر سنت سے دوری اختیار کرنے والے لوگ اپنی بدعت کو ثابت کرنے کے لئے ایک اور بات کا سہارا لیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ چیز غلط ہے اور بدعت ہے تو بتاؤ منع کہا ہے؟ کس کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ایسا کرنا بدعت ہے؟ ذرا بتاؤ کہ کس صحابی نے یا پھر کس محدث نے یہ کہا ہے کہ میلاد منانا بدعت ہے؟ بدعتی حضرات اس طرح کے جملوں سے عوام کو بیوقوف بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں جب کہ یہ کہنا یہ منع کہاں ہے یہ تو سراسر حماقت وجہالت اور بیوقوفی کی دلیل ہے کیونکہ دلیل ثبوت کی دی جاتی ہے، جو چیز ثابت ہی نہیں ہے اس کی دلیل ہی نہیں دی جاتی ہے، آیئے اس بات کو

ایک مثال کے ذریعے سمجھتے ہیں کہ کوئی انسان مغرب کی نماز تین رکعتیں پڑھنے کے بجائے چار پڑھنے لگے اور لوگوں سے کہتا پھرے کی منع کہاں ہے ذرا بتاؤ؟ اسی طرح سے کوئی انسان جب نماز پڑھنے لگے تو ہر رکعت میں دو رکوع کرنے لگے اور تین سجدے کرنے لگے اور پھر لوگوں سے کہے کہ ایسا کرنا منع کہاں ہے ذرا بتاؤ؟ اسی طرح سے اب کوئی انسان جب آذان دے تو آخر میں لااله الا الله پر ختم کرنے کے بجائے محمد رسول الله کا اضافہ کردے اور کہے کہ منع کہاں ہے ذرا بتاؤ؟ تو اب آپ ہی فیصلہ کرلیں کہ ساری دنیا ایسے انسان کو کیا کہے گی؟ یہی کہ یہ انسان پاگل ہوگیا ہے اور پاگلوں جیسی باتیں کررہا ہے، پتہ یہ چلا کہ یہ کہنا منع کہاں ہے یہ سراسر حماقت وجہالت کی نشانی ہے، اب اگر کوئی انسان بضد ہے کہ نہیں منع کی دلیل ہی بتاؤ تو لیجئے ہم آپ کو دلیل بھی بتادیتے ہیں، پڑھئے قرآن مجید آپ کو اس میں یہ آیت ملے گی " يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ " کہ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو، یقینا اللہ تعالی سننے والا، جاننے والا ہے۔ (الحجرات: 1) میرے دوستو! ذرا سوچو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنا کیا ہے؟ یہی تو ہے کہ دین میں من مانی کی جائے، دین میں بدعات ایجاد کی جائے اور دین میں کتاب وسنت کو چھوڑ کر اپنی رائے وقیاس پر عمل کیا جائے، یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی ناپاک جسارت نہیں تو پھر اور کیا ہے کہ لوگ رسول کے نام پر میلاد مناتے ہیں جب کہ اس کام کو نہ تو اللہ نے کہا کرنے کے لئے اور نہ ہی اللہ کے رسول ﷺ نے خود اپنا میلاد منایا اور نہ ہی منانے کا حکم دیا اور نہ ہی کسی صحابی نے آپ ﷺ کا کبھی میلاد منایا! یقینا ایسے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے دین کے دشمن ہیں جو اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنے کی جسارت کرتے ہیں۔

برادران اسلام!

میرا جی یہ چاہتا ہے کہ منع کہاں ہے اس بات پر اور ایک دلیل دے دوتا کہ مسئلہ واضح ہوجائے کہ ہر وہ چیز جو نبی اور صحابہ سے ثابت نہیں وہ مردود ہے اور جب مردود ہے تو پھر اس کے نیکی اور اچھا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے اور اس کے لئے کوئی دلیل کی ضرورت نہیں ہے، کیا آپ نے سنا نہیں کہ حبیب کائنات ﷺ نے اپنے دین پہ مہر لگاتے ہوئے فرمادیا ہے کہ " مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ " جو کوئی ایسا عمل کرے جس پر میرا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔ (مسلم: 1718) اور دوسری روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ " مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ " جو شخص ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کرے جو اس دین میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے یعنی ناقابل قبول ہے اسی لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اس عمل کو ہرگز ہرگز قبول نہ کرے بلکہ اس کی تردید کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے منع کرے۔ (بخاری: 2697، ماجہ: 14) پتہ یہ چلا کہ ہر وہ چیز اور ہر وہ کام جو نبی ﷺ نے نہ کیا اور نہ کہا تو وہ مردود ہے اب اگر کوئی انسان اسے سنت اور مستحب عمل کہہ رہا ہے تو وہ اس پر دلیل دے اور جب تک رسول ﷺ کے قول وفعل سے دلیل نہ دے گا تب تک وہ عمل اور وہ چیز مردود ہی رہے گی۔

8۔ اگر میلاد منانا بدعت ہے تو پھر مائک سے آذان دینا، مسجد میں فین اور اے سی لگانا بھی بدعت ہے، قرآن میں زبر زیر لگانا اور تمہارا پیدا ہونا بھی بدعت ہے کیونکہ نہ تو یہ ساری چیزیں نبی ﷺ کے زمانے میں تھی اور نہ ہی تم تھے؟

برادران اسلام!

میلاد جو کہ ایک بدعت ہے اور اس کے بدعت ہونے میں کوئی شک وشبہ ہی نہیں اب اس میلاد کو سنت ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہوئے لوگوں کو یہ کہہ کر بیوقوف بنایا جاتا ہے کہ اگر میلاد منانا بدعت ہے تو پھر مائک سے آذان دینا ،مسجد میں فین اور اے سی لگانا بھی بدعت ہے، قرآن میں زبر زیر لگانا اور تمہارا پیدا ہونا بھی بدعت ہے کیونکہ نہ تو یہ ساری چیزیں نبی ﷺ کے زمانے میں تھی اور نہ ہی تم تھے؟

افسوس صد افسوس لوگ سنت کے مقابلے میں بدعت کو ثابت ورائج کرنے کے لئے کیسی کیسی احمقانہ باتیں کرتے ہیں، انہیں یہ بات بھی معلوم نہیں ہے کہ اس دین اسلام کو مکمل کیا جاچکا ہے اب اس میں کسی کمی وبیشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے جیساکہ فرمان باری تعالی ہے" أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا "آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپناانعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا۔(المائدہ:3) جب دین کو مکمل کردیا گیا ہے تو پھر جو چیز دین میں نہیں وہ دین کا حصہ کبھی بھی بن نہیں سکتی ہے گرچہ وہ چیز کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو!

میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اور بہنو! آپ یہ بات اچھی طرح سے جان لیں کہ میلاد النبی ﷺ کو دین کا حصہ سمجھتے ہوئے باعث اجر وثواب سمجھ کر کیا جاتا ہے اور یہی بدعت ہے کیونکہ آپ ﷺ نے " فِي أَمْرِنا " کہہ کر دین کی قید لگادی ہے کہ بدعت صرف وہی جو میرے دین میں ایجاد کی جائے جیساکہ حدیث میں مذکور ہے کہ " مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ "جو شخص ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کرے جو اس دین میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے یعنی ناقابل قبول ہے۔(بخاری:2697،ماجہ:14) اور جہاں تک رہی بات مسجد میں جو اے سی اور فین لگائی جاتی ہے اور جو مائک سے آذان دی جاتی ہے اور اسی طرح سے جو بھی دنیاوی ضروریات کی چیزیں استعمال کی جاتی ہیں یہ دین کا حصہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی انسان ان ساری چیزوں کو اجر وثواب سمجھ کر استعمال کرتا ہے اور نہ ہی یہ ساری چیزیں ممنوع ہے۔

دوسری بات اس سلسلے میں سب سے اہم یہ ہے کہ یہ دین مکمل کیا جاچکا ہے جس میں کسی بھی طرح کی کمی وبیشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے جب کہ یہ دنیا نامکمل ہے اور اس کی تکمیل نہیں کی گئی ہے جیساکہ فرمان باری تعالی ہے"سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ"عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق

عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے، کیا آپ کے رب کا ہر چیز سے واقف وآگاہ ہونا کافی نہیں۔ (حم السجدہ: 53) پتہ یہ چلا کہ جب دنیا کہ تکمیل ہی نہیں ہوئی ہے تو اس کی ضروریات کی چیزیں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی یہ گناہ کا کام ہے اور اس بات کی تعلیم تو خود جناب محمد عربی ﷺ نے دی ہے کہ تم دنیاوی ضرورتوں کو اپنے وقت وحالات کے حساب سے استعمال کر سکتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ سیدنا انسؓ اور طلحہ بن عبیداللہؓ اور اماں عائشہؓ سے مروی احادیث کے اندر اس بات کا ذکر ہے کہ صحابہؓ کرام اپنے کھجوروں کے اندر گابھا کی پیوندکاری کیا کرتے تھے یعنی کہ نر کھجور کے درخت کا شگوفہ لے کر مادہ کھجوروں کے درختوں میں لگایا کرتے تھے جس سے کثیر مقدار میں اور اچھے اچھے کھجور پیدا ہوا کرتے تھے مگر ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ جب آپ ﷺ نے ایسا کرتے دیکھا تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کرامؓ سے کہا کہ " لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ " اگر تم لوگ ایسا نہ کرتے تو بہت اچھا ہوتا، یہ سن کر صحابہؓ کرامؓ نے ایسا کرنا چھوڑ دیا اور مادہ کھجوروں میں نر کھجوروں کے شگوفے کی پیوندکاری نہیں کی جس کا اثر اور نتیجہ یہ ہوا کہ اس بار بہت ہی خراب اور ردی قسم کے کھجوروں کے پھل آئے، جب اس بات کی جانکاری صحابہؓ کرامؓ نے آپ ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ " إِذَا كَانَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ بِهِ وَإِذَا كَانَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَإِلَيَّ "اگر تمہاری دنیا کا کوئی معاملہ ہو تو اسے خود (اپنے تجربات اور رائے کی روشنی میں) انجام دے لیا کرو اور اگر تمہارے دین کا کوئی معاملہ ہو تو میری طرف رجوع کیا کرو، اور مسلم شریف کے جو الفاظ ہیں اس کے اندر ہے کہ " أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ "تم اپنی دنیاوی معاملات کو زیادہ جاننے والے ہو۔ (مسلم: 2363، ابن ماجہ: 2471، 2470، احمد: 24920) دیکھا اور سنا آپ نے کہ دنیاوی معاملات وامور میں آپ ﷺ نے خود یہ کہا کہ تم اپنے اپنے حساب سے ان سب چیزوں سے فائدہ اٹھاؤ مگر دین کے معاملات وامور کے بارے میں آپ نے یہ قید اور شرط لگادی کہ صرف میرا ہی حکم چلے گا، اتنے واضح فرمان کے ہونے کے باوجود بھی اگر کوئی انسان اس معاملے میں اس طرح کی باتیں کہتا ہے تو پھر ایسے انسان کے عقل پر سوائے ماتم کے اور کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔

9۔ قرآن میں زبر زیر پیش وغیرہ لگانا بھی بدعت ہے

اسی طرح سے میلاد کو ثابت کرنے کے لئے یہ بات بھی کہہ کر لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں کہ قرآن میں زبر اور زیر و پیش وغیرہ نہیں تھا تو یہ بھی بدعت ہے! افسوس صد افسوس لوگ اپنی بدعت کو ثابت کرنے کے لئے کیسی کیسی بیوقوفانہ اور احمقانہ باتیں کرتے ہیں یاد رکھ لیجئے کہ یہ کہنا ہی سراسر غلط ہے کیونکہ قرآن کے کلمات وحروف اور حرکات وسکنات تو پہلے سے موجود ہیں اور جس طرح سے آج پڑھی جاتی ہے ہے ٹھیک اسی طرح سے پہلے بھی نبی اور صحابہ کے ادوار میں پڑھی جاتی تھی اور جب قرآن کی تلاوت کی جاتی تھی تو اس کا مطلب یہ ہے اس کو زبر زیر اور پیش وغیرہ کے ساتھ ہی پڑھی اور تلاوت کی جاتی تھی یہ الگ بات ہے کہ وہ تحریری شکل میں نہیں تھی، تو تحریری شکل کا بعد میں وجود میں آنا یہ تو بدعت نہیں ہے، آیئے اس بات کو ایک

مثال کے ذریعے سے سمجھتے ہیں کہ دینی مدارس کا ہر طالب علم یہ جانتا ہے کہ دوران تعلیم جو احادیث اور دیگر عربی فنون کی کتابیں طلبہ کو پڑھائی جاتی ہیں اس میں آج بھی زبر اور زیر وپیش وغیرہ نہیں ہوتا ہے مگر پھر بھی طلبہ واساتذہ اس کو پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں، اب اگر اس میں زبر وزیر وپیش وغیرہ لگادیا جائے اور کوئی کہے کہ یہ بدعت ہے تو پھر ایسے انسان کو اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہیے، ویل ہے ایسے کج فہم لوگوں پر جو جان بوجھ کر اپنی بدعت کی دوکان کو چلانے کے لئے اس طرح کی اوٹ پٹانگ کی باتوں سے عوام کو گمراہ کرتے ہیں۔

10۔ میلاد نہ منانے والے لوگ گستاخ رسول ہیں؟

میلاد منانے والے لوگ محبت رسول ﷺ کے نام پر لوگوں کے جذبات سے کھیلتے ہوئے اور ایک شوشہ چھوڑتے ہیں اور یہ کہہ کر لوگوں کو ڈرادیتے ہیں کہ جو میلاد نہیں مناتا وہ گستاخ رسول ہے! وہ ابلیس ہے وغیرہ وغیرہ۔

سب سے پہلے تو آپ یہ بات جان لیں کہ یہ میلاد النبی ﷺ چھٹی صدی ہجری میں میں ایجاد کی گئی جیساکہ امام سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ سب سے پہلے اِربِل شہر میں جس نے میلاد کی بدعت ایجاد کی وہ اربل کا بادشاہ الملک المظفر ابوسعید کوکبری ہے۔(الباعث علی انکار البدعۃ والحوادیث، ص:21 بحوالہ جشن عید میلاد النبی ﷺ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں: ص:164)اور یہ بادشاہ کیسا تھا ذرا علامہ یاقت الحمویؒ کی زبانی سنئے کہ یہ ظالم بادشاہ تھا اور اپنی رعایا پر بہت ہی زیادہ ظلم وستم کرنے والا اور لوگوں کے اموال کو غصب کرنے والا تھا۔(معجم البلدان:138/1)ہر سال محفل میلاد پر یہ ظالم بادشاہ کم وبیش تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا، گانا بجانا اور رقص وغیرہ کرنا اس بادشاہ کی خاص عادت تھی۔(البدایہ والنہایہ:124/12، بحوالہ جشن عید میلاد النبی ﷺ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں، ص:166)

دوسری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ میلاد منانا یہ جب ثابت ہی نہیں تو پھر گستاخی کی کوئی بات ہی نہیں ہے۔

تیسری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ اگر میلاد نہ منانا گستاخیٔ رسول ہے تو پھر تمام صحابۂ کرام بالخصوص خلفائے راشدین۔۔۔ نعوذ باللہ۔۔۔ کیا یہ سب کے سب گستاخ رسول تھے کیونکہ انہوں نے تو زندگی میں ایک بار بھی نہ تو کبھی میلاد منایا اور نہ ہی جلوس نکالا۔

چوتھی بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ میلاد نہ منانا اگر گستاخیٔ رسول ہے تو پھر امام ابو حنیفہؒ بھی گستاخ ٹھہرے کیونکہ انہوں نے بھی کبھی میلاد نہ منایا اور نہ ہی کسی جلوس میں شریک ہوئے!

پانچویں وآخری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ میلاد نہ منانا اگر گستاخیٔ رسول ہے تو پھر تمام محدثین بھی گستاخ ٹھہرے کیونکہ انہوں نے کبھی کوئی میلاد نہ منایا اور نہ ہی کسی جلوس میں شریک ہوئے۔

11۔ میلاد منانے میں حرج کیا ہے؟

میلاد منانے والے لوگ لوگوں کو اور ایک بات کہہ کر بیوقوف بناتے ہیں کہ میلاد منانے میں حرج کیا ہے؟ ہم کونسا غلط کام کر رہے ہیں؟ ہم تو اپنے نبی ﷺ کے اخلاق و کردار اور سیرت و فضائل ہی کو تو بیان کر رہے ہیں تو اس میں حرج کی کیا بات ہے؟

اس سلسلے میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ نبی ﷺ کے فضائل اور آپ ﷺ کی سیرت کو بیان کرنے میں حرج نہیں ہے ،مگر حرج اس بات پر ہے کہ کیا ہمارے نبی ﷺ کا حق یہی ہے کہ لوگ پورے سال میں اپنے نبی ﷺ کی سیرت و کردار، فضائل کو کبھی نہ بیان کریں اور صرف ربیع الاول کے مہینے کے دس یا بارہ دن ہی بیان کیا جائے؟ کتنے بڑے ظالم ہیں وہ لوگ جو اپنے نبی ﷺ کو سال میں کبھی یاد نہیں کرتے ہیں اور نہ ہی محفلیں سجاتے ہیں مگر جیسے ہی ربیع الاول کا مہینہ شروع ہو جاتا ہے آپ ﷺ کی سیرت کو بیان کرنے کے لئے محفلیں لگانا شروع کر دیتے ہیں! غرض کہ لوگوں نے آپ ﷺ کی سیرت کو بیان کرنے کے لئے صرف ماہ ربیع الاول کو خاص کر لیا ہے۔

دوسری بات اس سلسلے میں یہ ہے آپ ﷺ کی سیرتوں کو بیان کرنے میں حرج نہیں ہے حرج تو اس بات پر ہے کہ لوگوں نے وہ طریقہ اختیار کر لیا ہے جو نہ تو آپ ﷺ نے کیا اور نہ ہی کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی صحابہ نے کیا ہے، جو لوگ بھی بات بات میں ہر بدعت کو ثابت کرنے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ حرج کیا ہے تو ایسے لوگوں کے لئے میں ایک حدیث سنا دیتا ہوں تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے کہ جو نبی ﷺ نے نہیں سکھایا ہے اس کے کرنے اور کہنے میں حرج ہے، آیئے حدیث سنتے ہیں حضرت نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ " أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ " عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا کہ " أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ " تو ابن عمرؓ نے کہا کہ " وَأَنَا أَقُولُ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ " میں بھی یہ جملہ الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ کہتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں مگر " وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اس طرح سے ہمیں آپ ﷺ سے تعلیم نہیں دی ہے بلکہ اس موقع پر " أَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ " ہر حال میں اللہ کا شکر ہے کہنے کی تعلیم دی ہے۔ (ترمذی: 2738، و قال الالبانیؒ: اسنادہ حسن) دیکھا اور سنا آپ نے کہ جس چیز کی تعلیم آپ ﷺ نے نہیں دی ہے اس کے کرنے میں ضرور بالضرور حرج ہے تبھی تو حضرت ابن عمرؓ نے اس انسان کو روکا اور منع کیا، اس مسئلے کی اتنی وضاحت ہو جانے کے باوجود بھی اگر کسی کو سمجھ میں نہ آئے تو وہ اپنے عقل کا ماتم کرے۔

12۔ میلاد کا ثبوت فلاں فلاں احادیث کی کتابوں میں ہے!

میلاد منانے والے لوگ بڑی ہوشیاری اور چالاکی سے لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکا دیتے ہیں کہ میلاد منانے کا ثبوت فلاں فلاں حدیث کی کتابوں میں ہے! جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی جتنی بھی مشہور معروف حدیث کی کتابیں ہیں کسی بھی حدیث کی

کتاب میں عید میلاد کے نام سے نہ تو کوئی باب ہے اور نہ ہی کوئی حدیث ،اور نہ ہی کسی بھی حدیث کی کتاب میں عید میلاد النبی ﷺ کے فضائل کا بیان موجود ہے، یاد رکھیے عید میلاد کے نام سے ایک بھی حدیث نہ تو بخاری شریف میں ہے اور نہ ہی مسلم شریف میں ہے، نہ ہی ترمذی شریف میں ہے اور نہ ہی ابوداؤد شریف میں ہے، نہ ہی ابن ماجہ میں ہے اور نہ ہی نسائی شریف میں موجود ہے، نہ ہی مؤطا امام مالکؒ میں ہے اور نہ ہی مسند احمد میں موجود ہے، نہ ہی حاکم میں اور نہ ہی بیہقی شریف میں موجود ہے اور نہ ہی مشکاۃ شریف میں کوئی حدیث میلاد کے بارے میں موجود ہے، اور تو اور ہے احادیث کی کتابوں کو چھوڑیئے فقہ حنفی کی مشہور و معروف کسی بھی کتاب میں عید میلاد النبی ﷺ کے فضائل کا بیان موجود نہیں ہے، نہ ہی قدوری میں ہے اور نہ ہی فتاوی عالمگیری میں ہے، اور نہ ہی کنز الدقائق میں اور نہ ہی فتاوی شامی کے اندر اس بارے میں کچھ مذکور ہے، پھر آپ سوچ رہے ہوں گے کہ پھر یہ میلاد منانے والے لوگ کہاں سے باتیں بتلاتے ہیں تو بس یہ جان لیں کہ یہ لوگ بس لوگوں کو یہ کہہ کر بیوقوف بناتے ہیں کہ تمام احادیث کی کتابوں میں میلاد کو ثبوت ہے، بلکہ کتنے ظالم تو ایسے ہیں جو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ قرآن میں بھی میلاد منانے کا ثبوت ہے اور ایک ظالم نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اللہ بھی میلاد مناتا ہے۔ نعوذ باللہ۔ دراصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ لوگوں کے سامنے کچھ تاریخی کتابیں پڑھ کر اور اس کا حوالہ دے کر لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں، من گھڑت روایات اور تاریخی روایات جس کی نہ تو کوئی سند ہوتی ہے اور نہ ہی وہ صحیح ہوتی ہے ایسے واقعات سنا کر لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث کی کتابوں سے ہے، اس سلسلے میں سب سے آخر میں ہم آپ کو یہ بتادیں کہ یہ لوگ سب سے زیادہ ایک کتاب "التنویر فی مولد البشیر النذیر" کا حوالہ دیتے ہیں، میلاد کو ثابت کرنے کے لئے سب سے پہلے یہی کتاب لکھی گئی تھی جس سے خوش ہو کر اربل کے بادشاہ نے صاحب کتاب کو ایک ہزار دینار تحفے میں دیا تھا۔ (البدایہ والنہایہ: 124/13، بحوالہ جشن عید میلاد النبی ﷺ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں، ص: 166) اور اس کتاب کے لکھنے والے کا نام عمر بن الحسن ابوالخطاب بن دحیہ الاندلسی ہے، جو کوئی نیک انسان نہیں بلکہ جھوٹ بولنے والا اور محدثین کی شان میں گستاخی کرنے والا انسان ہے، حافظ ابن حجرؒ اس کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ ائمہ محدثین اور سلف صالحین کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا، خبیث اللسان، احمق اور بہت زیادہ متکبر اور دینی امور کے معاملے میں بہت ہی زیادہ تساہل وتغافل سے کام لیتا تھا۔ (لسان المیزان: 296/4) اب آپ ہی سوچ لیجئے کہ ایسے انسان کی کتاب کیسی ہو سکتی ہے اور اس نے اپنی کتاب میں کیسی کیسی خیانت کی ہوگی اور کتنا جھوٹ بولا ہوگا!

میلاد منانے والوں سے ایک سوال: میلاد منانا نیکی کا کام ہے یا پھر گناہ کا کام؟

برادران اسلام!

اب آیئے آخر میں ہم آپ کو ایک قیمتی بات بتا کر اپنی بات کو ختم کرتے ہیں کہ جو لوگ میلاد مناتے ہیں آپ ان سے ایک سوال کریں کہ میلاد منانا نیکی کا کام ہے یا پھر گناہ کا کام؟ اگر وہ جواب دیں کہ گناہ کا کام ہے تو پھر مسئلہ ہی ختم ہے، مگر کوئی ایسا نہیں کہے

گا، ہر کوئی یہی جواب دے گا کہ میلاد منانا نیکی کا کام ہے! اگر کوئی آپ کو یہ جواب دے کہ میلاد منانا نیکی کا کام ہے تو پھر آپ اس سے ذرا یہ بھی پوچھ لیں کہ یہ اگر نیکی کا کام ہے تو آپ ﷺ کو معلوم تھی یا نہیں؟ اگر وہ جواب دیں کہ نہیں بتائی ہے تو پھر مسئلہ ہی ختم ہے، مگر وہ لوگ ایسا ہرگز ہرگز نہیں کہیں گے، وہ یہی کہیں گے کہ ہاں ضرور معلوم تھی تو پھر آپ اس سے یہ پوچھیں کہ اگر معلوم تھی تو بتایا کیوں نہیں؟ کیا صحابہ نے یہ عمل کیا تھا؟ دلیل کس جگہ پر ہے؟ اور اگر انہوں نے یہ عمل نہیں کیا ہے تو پھر تم کیوں کرتے ہو، کیا تم نے قرآن کا یہ فرمان نہیں سنا اور نہیں پڑھا کہ "وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا" اور جو شخص ہدایت کی راہ واضح ہو جانے کے باوجود بھی آپ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی کرے گا اور تمام مومنوں کی راہ کو چھوڑ کر کسی اور راہ پر چلے گا تو ہم اسے ادھر ہی متوجہ کردیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا، اور ایسے شخص کو ہم دوزخ میں ڈال دیں گے، اور جہنم بہت بری جگہ ہے۔(النساء: 115) کائنات کے رب کی قسم یہ نیکی ہو ہی نہیں سکتی ہے! اگر یہ نیکی ہوتی تو آپ ﷺ اس بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ بتاتے کیونکہ آپ ﷺ نے یہ خود بیان فرمایا تھا"مَا تَرَكْتُ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَكُمُ اللَّهُ بِهِ إِلَّا قَدْ أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَمَا تَرَكْتُ شَيْئًا مِمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ إِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ" اے لوگو ایک بات یاد رکھنا کہ اللہ نے تمہیں جن کاموں کا حکم دیا ہے ان سب کاموں کو میں نے کرنے کا حکم دے دیا ہے اور اللہ تعالی نے تمہیں جن کاموں سے منع کیا ہے ان سب کاموں سے میں نے بھی تمہیں منع کردیا ہے۔(الصحیحۃ: 1804)

میرے دوستو! یہ بات اچھی طرح سے یاد رکھ لو کہ اللہ نے دین اسلام کو مکمل کردیا ہے، جو کل نبی اور صحابہ اور تابعین کے دور میں دین کا حصہ نہیں تھا وہ آج بھی دین کا حصہ نہیں بن سکتا ہے گرچہ وہ کتنا ہی نیک اور اچھا کام کیوں نہ ہو، اب اگر آج کوئی انسان یہ کہتا ہے کہ یہ فلاں کام دین کا حصہ ہے، یہ میلاد منانا اجر و ثواب کا کام ہے تو ایسا سوچنے اور ایسا کہنے والا انسان گویا کہ آپ ﷺ کے اوپر یہ الزام لگا رہا ہے کہ۔۔ نعوذ باللہ۔۔آپ ﷺ نے دین کی یہ باتیں ہم سے چھپالی تھی، اسی لئے امام مالکؒ فرمایا کرتے تھے کہ " مَنِ ابْتَدَعَ فِي الْإِسْلَامِ بِدْعَةً يَرَاهَا حَسَنَةً زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَانَ الرِّسَالَةَ " کہ جس نے اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کی (بعض روایتوں میں یہ الفاظ ہیں کہ "مَنْ أَحْدَثَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَلَفُهَا" یا پھر دین میں کوئی ایسا کام کیا جس کو اسلاف کرام نے نہیں کیا تھا) اور پھر یہ سمجھنے لگا کہ یہ تو اچھا کام ہے تو گویا کہ اس نے یہ دعوی کردیا کہ محمد ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچانے میں خیانت کی تھی، کیونکہ اللہ نے یہ خود فرمادیا ہے کہ " أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا " آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لئے پسند کرلیا ہے۔(المائدہ: 3) تو اے لوگوں سن لو! " فَمَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ دِينًا فَلَا يَكُونُ الْيَوْمَ دِينًا " جو عمل اس وقت دین نہیں تھا وہ عمل آج بھی دین نہیں

ہو سکتا ہے۔(کتاب الاعتصام للشاطبیؒ :494/1) دیکھا اور سنا آپ نے کہ امام دار الہجرۃ مالکؒ کتنا درست فیصلہ فرمایا دیا ہے کہ جو نبی کے دور میں دین کا حصہ نہیں تھا وہ آج بھی، کل بھی اور قیامت تک دین کا حصہ کبھی نہیں بن سکتا ہے گرچہ سارے زمانے لوگ اس کو نیکی سمجھنے لگے۔

خلاصۂ بحث یہ کہ میلاد النبی ﷺ کے جائز ہونے اور نیکی ہونے کے بارے میں اہل زمانہ لاکھ اوٹ پٹانگ کی دلیلیں پیش کریں، قرآنی کلمات کی من مانی تشریح کریں یا پھر تاریخ کا حوالہ دیں مگر جو چیز نبی اور صحابہ سے ثابت نہیں تو وہ چیز نہ تو دین کا حصہ بن سکتی ہے اور نہ ہی اجر و ثواب کا کام ہو سکتا ہے بلکہ اس طرح کی ہر چیز بدعت اور مردود ہوگی۔

اب آخر میں رب العزت سے یہی دعا گو ہوں کہ اے الہ العالمین تو ہمیں مرتے دم تک نبی اور صحابہ کر راستے پر قائم ودائم رکھ اور ہر طرح کے بدعات وخرافات سے تو ہم سب کی حفاظت فرما۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

کتبہ

ابو معاویہ شارب بن شاکر السّلفی

امام وخطیب مرکز مسجد اہل حدیث۔ فتح دروازہ۔ آدونی

ناظم جامعہ ام القری للبنین والبنات۔ آدونی۔ ضلع کرنول۔ آندھرا پردیش

9885294745

Sharibsalafi9885@gmial.com